

## Islamiyat (5)

سوال نمبر ۵۱:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

تعارف:-

اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے کوئی انسان یہ محسوس کر سکتا ہے کہ زمین و آسمان میں کسی کا اقتدار قائم نہیں ہے اور وہ بے فکر کسی پر ایت کے اپنی خواہش کے مطابق جو چاہے کر سکتا ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے تعلق میں تو اس طرح کا احساس قابل قبول ہو سکتا ہے۔ لیکن انسان اور اس کے پروردگار کے درمیان جس نے اسے اپنی قدرت سے پیدا کیا، اپنی نعمت سے پروان چڑھایا اور اس کے لیے ایک سیدھا راستہ تیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔ یہ کمزوری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع بنائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:-

”جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا بن گیا۔ اور تمام امور اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔“

(سورۃ لقمان)

ترجمہ:-

”سب انسانوں میں عزت والا وہ ہے جو اللہ کی تعظیم میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔“

## اسلام کی نمایاں خصوصیات :-

### (1) معرفت الہی کا حامل دین :-

ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفت الہی اور مشلہ توحید ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے۔ اسلام واضح کرتا ہے کہ جملہ انبیاء و رسل نے توحید کی واضح تعلیم دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

**ترجمہ:**

آیت سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی وحی کی کہ "میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہذا تم سب میری عبادت کرو"۔

(سورۃ الا انبیاء)

### بقول اقبال :-

ہم یہاں میں نکتہ توحید آتو سکتا ہے  
بترے دماغ میں ہویت خانہ تو کیا کہے

### (2) حقیقی روحانیت پر مشتمل دین :-

اگر کسی مذہب

میں روحانیت موجود نہیں تو اسے مذہب کہنا غلط ہے۔ اسلام نے روحانیت کے اضافے کے لئے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی اور بد نظری وغیرہ ان بڑے گناہوں

سے پر پینر انسان کی روحانیت میں حائل رکاوٹوں کو ختم کرتا ہے۔

### (3) اخلاقِ حسنہ کا جامع دین:

اسلام کی خصوصیات میں

سے اخلاقِ حسنہ کی تعلیم بھی ہے بنی کریمؐ کا

ارشاد ہے:

ترجمہ:

”میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک ترین

اعمال کی تکمیل کے لیے بنی بنایا گیا ہوں۔“

### (4) اشاعتِ علم کا حامل دین:

علم کے برابر

کوئی چیز نہیں، لیکن جس زمانہ میں اسلام کا آغاز ہوا۔ اس وقت تمام دنیا فضیلتِ علمی کے راز سے بالکل جاہل تھی۔ عرب تو بڑھ

لکھنے سے بھی مبرا تھے۔ انہیں اپنی اس حالت پر

ناز تھا۔ اسلام نے ہی علم کو اپنی سرپرستی

میں لیا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

”اللہ درجات بلند فرماتا ہے ان کے جو تم میں

سے ایمان والے ہیں اور ان کے جن کو علم ملا ہے۔“

(البجادہ)

## (5) عملی دین :-

اسلام کی ایک خصوصیت

یہ بھی ہے کہ ”دین علم“ کے ساتھ ”دین عمل“  
بھی ہے دعائے رسول ہے:

”اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا

علم اور مقبول عمل طلب کرتا ہوں۔“

حبیباً کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے -

ترجمہ:

”انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے

کوشش کی اور بے شک وہ اپنی کوشش ضرور

دیکھ لے گا۔“ (القرآن)

## (6) افوت پر مبنی دین:

اسلام کی ایک خصوصیت

افوت ہے۔ نبی کے فیضانِ صحت سے اسلام

میں داخل ہونے والوں میں جو افوت قائم

ہوئی وہ ایسی برتر و اعلیٰ ہے جس کی نظیر

تاریخ عالم میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔ زمین

و آسمان اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز

ہیں۔ بقول علامہ اقبال

افوت اس کو کہتے ہیں چھبے کا نٹا جو کابل میں

ہندوستان کا ہر پیر و جوان بے تاب ہو جائے

(7) انسانیت کو بلندی پر پہنچانے والا دین:

یہ اسلام کا احسان

ہے جس نے انسانیت کے درجہ کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو انسان بنا کر پھر ان کے مراتب روحانیت کو برتر ثابت کیا۔

ترجمہ:

”اے حبیب! ہم نے آپ سے پہلے جنہیں رسول

بنا کر بھیجا وہ انسان ہی تھے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے۔“

(8) توصف سے پاک دین:-

اسلام کو بدنام کرنے کے لیے

بہت سے جھوٹے الزام لگائے گئے اور بعض الزام تو وہ ہیں جو الزام دینے والوں میں ہی ثابت تھے، مگر انہوں نے ہوشیاری اور عیاری کی کہ اپنے کرتوت پھیلانے کے لیے اپنی باتوں کو مسلمانوں کے سر تھوپ دیا اور پھر نا اہل مسلمانوں کے لیے افعال کو اسلام کی تعلیم کا نتیجہ اقرار دیا۔

(9) محبت تقسیم کرنے والا دین:

اسلام کی ایک بڑی

خصوصیت یہ ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے اسلام محبت الہی کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر چیز جو نشوونما قبول کر سکتی ہے۔ اسے وجود بخشنے والا ہے۔

ایک حدیث میں ہے :  
”تم اہل زمین پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر  
رحم کرے گا“

بقول مولانا حالی :

”کرو مہربانی تم اہل زمین پر  
خدا مہربان ہو گا عرض بریں پر“

خلاصہ بحث :

اسلام انسان کو نیک عمل کے ذریعہ  
خود اپنی نجات کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔ اس میں  
نہ کسی واسطے کا دخل ہے۔ اگر انسان کے اعمال  
اسے نجات نہیں دلاتے تو کوئی دوسرا فدا ہو کر اسے  
نجات نہیں دلا سکتا۔ اسلام کے مطابق ہر انسان  
کو انجام کار وہی ملے گا جس کے لیے اس نے  
کو شش کی ہوگی اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے  
کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس طرح اسلام محبت و  
امن کے جذبہ کے ساتھ جمہوری قیامت فراہم  
کر سکتا ہے۔

## سوال نمبر 02:

### نماز کا فلسفہ

تعارف :-

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ بتا چلتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس لیے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چلے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگیوں کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جائے۔ اس دنیا کو یوم آخرت کہتے ہیں۔ اس دن سے دیگر نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ نماز کو تمام انبیاء کی شریعت میں مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ تمام انسانوں کی فطرت میں ہے کہ وہ حضور کسی نہ کسی عبادت کرتے ہیں۔ کوئی ستارہ پرست ہے تو کوئی سورج پرست، کوئی بت پرست ہے تو کوئی آتش پرست ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اس فطری خواہش کو احسن انداز میں پورا کیا اور ان پر پانچ اوقات میں لازم کر دیا کہ وہ حالت کی بارگاہ میں رکوع و سجود کریں۔ اس حوالے سے قرآن یا ک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”تو ضرور گرا دی جائیں راہبوں کی خانقاہیں،  
گر جسے اور کلیے اور مسجدیں ہے“

(الجم)

نماز کے اخلاقی، روحانی اور سماجی اثرات:-

(1) یاد الہی کا ذریعہ:-

نماز قائم کرنے کی وجہ سے  
لوگ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ نماز  
انسان کو شیطان کے قبضہ جمالینے سے بچاتی ہے  
درحقیقت نمازوں کی حفاظت ہی ہے جو انسان  
کے دین پر قائم رہنے کی ضمانت ہے۔

ترجمہ:

”اور نماز کا اہتمام کرو، اس لیے کہ نماز بے  
جہانی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے۔“  
(العنکوت)

(2) بہترین واعظ:-

نماز و اعظ کی طرح آگاہ کرتی  
ہے کہ مذہب جذبات کے غلبے اور خواہشات کے  
بجھوک میں یہ حقیقت فراموش نہ کر بیٹھے کہ اُسے  
انک دن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔

”جو لوگ نماز اس کے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرتے

ہیں، خواہ خلوت کی نماز ہو یا جلوت کی، ان کی نماز ان  
کے ظاہر و باطن سے صفائق کی یاد دہانی کرواتا ہے۔“

(تذکرہ قرآن)



**(۳) گناہوں سے حفاظت :-**  
 نماز گناہوں کو مٹاتی ہے  
 بندہ جب صبح مشغور کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا  
 ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد کی  
 تجدید کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی نافرمانی سے  
 اجتناب کرے۔ نماز توبہ کے بارے میں معلوم ہوتا  
 ہے کہ وہ بندے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔

**ترجمہ:**

”اور نماز کا اہتمام کرو دن کے دونوں سطروں  
 میں بر اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔ اس میں  
 شبہ نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہے۔ یہ  
 ایک بار دہانی ہے اُن کے لیے جو یاد دہانی حاصل  
 کرنے والے ہوں“ (القرآن)

**(۴) مشکل کشا:**

نماز مشکل کشا ہے یہود کو جب  
 قرآن سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا عہد از  
 سر نو کرنے کی دعوت دی تو ذمہ داریوں کو  
 اٹھانے کے لیے نماز ہی کے ذریعے سے مدد چاہنے  
 کی یہ اہمیت فرمائی۔ اس طرح یہی معاملہ بنی السماعیل  
 کے اہل ایمان کے ساتھ ہوا۔

**ترجمہ:**

”ایمان والو، صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے  
 شک، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“

**(البقرہ)**

(۴) یہ ایک سجدہ ہے جسے توگراں سمجھتا ہے  
ہزار سجدوں سے دینا ہے آدمی کو نجات

(۵) دعوتِ حق کی پہچان :-

نماز دعوتِ حق کی  
پہچان ہے قرآن نے بتایا ہے کہ اُس کے نزدیک  
مصلحین و ہی ہے جو کتابِ الہی کو اللہ تعالیٰ  
کے عہد اور حق و باطل کے لیے میزان کی حسیت سے  
پوری مصنوعی کے ساتھ تقاضے اور نماز کا اہتمام کرتے  
ہیں۔ ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

”اور جو اللہ کی کتاب کو مصنوعی کے ساتھ  
ٹھامے بیٹھے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم کر رکھی ہے  
ان اصلاح کرنے والوں کا اجر ہم کبھی ضائع نہ کریں  
گے۔“ (الاعراف)

(۶) استقامت کا ذریعہ:

نماز اللہ کے راستے  
میں استقامت کا ذریعہ ہے اس راستے کے مسافر  
جاتے ہیں کہ اس سفر میں استقامت اللہ تعالیٰ  
کی مدد سے ہی ممکن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

”اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود رہو اور اس طرح  
میرے قریب ہو جاؤ۔“ (القرآن)

## (7) کائنات کی فطرت:

نماز کائنات کی فطرت

ہے۔ انسان کی آنکھیں ہوں اور وہ اُن سے دیکھتا بھی ہو تو اس حقیقت کو سمجھنے میں اُسے کوئی مشکل نہیں ہوتی کہ اس عالم کا ذرہ فی الواقع اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتا اور اُس کے سامنے سجدہ ریت رہتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

### ترجمہ:

”سماوات اور زمین وہ سب چیزیں جو آسمان و زمین میں ہیں اُس کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور کوئی چیز بھی نہیں ہے جو حمد سے ساقط اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔“ (بنی اسرائیل)

## (8) حقیقی زندگی:

نماز ہی حقیقی زندگی ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو دعوت لے کر آتے ہیں، اُسے قرآن میں زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اصل زندگی دل کی زندگی ہے اور دل کی زندگی یہی معرفت، ذکر و فکر اور قربت الہی ہے۔ یہ زندگی انسان کو نماز سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نماز سے ہی باقی رہتی ہے۔

## (۹) اتحاد و اتفاق کا ذریعہ:

نماز سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق کی فضا پیدا ہوتی ہے اتحاد اور اتفاق کے حوالے سے ارشاد الہی ہے۔

ترجمہ:

”اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی اور تم اس نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔“

(آل عمران)

خلاصہ بحث:

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ماننے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ نماز صرف یہی نہیں کہ آدمی کو صحشاء اور منکر سے روکتی ہے بلکہ درحقیقت دنیا میں کوئی دوسرا طریق نسبت ایسا نہیں ہے جو انسان کو برائیوں سے روکنے کے معاملے میں اس درجہ سے موثر ہو۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود رابا ز  
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

سوال نمبر ۵۶ :-

## اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

اسلام نے اقلیتوں کو ہر طرح کے حقوق دئے ہیں۔ اس حوالے سے سیرت طیبہ میں کئی روایتیں مثالیں موجود ہیں۔ دین اسلام نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں عینہ مسلمانوں کو جو حقوق عطا کیے وہ آج کی حد تک دینا کے لیے روشن مثال ہے۔ اس حوالے سے خود قرآن مجید میں واضح ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

”دین کے معاملے میں جبر روا نہیں ہے“

(البقرہ)

قرآن مجید، حدیث رسول اور سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلامی ریاست میں عینہ مسلمانوں کے حقوق فراہم کیے۔ اہل قرآن سے جو آپ نے صفا دہ کیا اس کی چند نشانیوں درج ذیل ہے۔

• ان کے بادریوں، گوشہ نشینوں اور کابینوں پر گرفت نہ ہوگی۔

• ہمارا لشکر ان پر حملہ نہ کرے گا۔

• ہماری عدالت میں دعویٰ پیش کرنے پر ان سے انصاف کیا جائے گا۔

## اسلام میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق:

(1) زندگی کے تحفظ کا حق:-

جس طرح ایک

مسلمان کی زندگی کا تحفظ ہے اسی طرح اسلامی ریاست ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم کرے گی۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

نبی کریمؐ کے دور میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ حضورؐ نے قصاص کے طور پر اس مسلمان کے قتل کیے جانے کے لیے حکم دیا اور فرمایا: ﴿(المائدہ)﴾

غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فریضہ ہے ﴿﴾

(السنن الکبریٰ)

حضورؐ نے ایک مقدمے کے فیصلے میں اسلامی ریاست کا اصول بتاتے ہوئے فرمایا: ﴿جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اس کا خون اور ہمارا خون برابر ہے اور اس کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔﴾

ایک دوسری روایت میں آیت نے

فرمایا:

”اگر کسی مسلمان نے علیائی کو قتل کیا  
تو مسلمان قتل کیا جائے گا؟“

امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے -  
”یہودی، علیائی اور مجوسی کی  
دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے؟“

### (2) عزت کے تحفظ کا حق :-

اسلام میں ہر  
شخص کی نجی زندگی کی اہمیت ہے۔ کوئی دوسرا  
شخص اُس کے گھر میں اُس کی اجازت کے  
بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ حق ایک مسلمان  
اور غیر مسلم دونوں کے لیے برابر ہے۔

### (3) مال کے تحفظ کا حق :-

ایک غیر مسلم شہر کا مال  
بھی اتنا ہی محفوظ ہو گا جتنا ایک مسلمان  
شہری کا۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے -  
”ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہے۔“

”اگر کسی غیر مسلم نے شراب

کی دکان کھولی ہے یا وہ ضمیر کے گوشت کا  
کاروبار کرتا ہے۔ اور کوئی مسلمان اُس کے کاروبار  
کو لوٹ لیتا ہے تو اس مسلمان پر قانونی طور  
پر لازم ہو گیا کہ وہ اس کی قیمت واپس کرے۔“

(فقہ حنفی)

#### (4) مذہبی آزادی کا حق:

اسلام نے غیر مسلموں کو مذہبی آزادی کو تسلیم کیا ہے۔ اس حوالے سے اہل بھران سے آریے کا جو معاہدہ ہوا اس سے ان کی مذہبی آزادی کے تحفظ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

#### (5) معاشی آزادی کا حق:-

غیر مسلم شہری پر رزق کمانے میں کوئی پابندی نہیں۔ وہ ہر کاروبار کر سکتا ہے۔ جو مسلمان کرتے ہوں سوائے اس کاروبار کے جو ریاست کے لیے اجتماعی طور پر نقصان کا سبب ہو، جیسے مٹیات، جسم فروشی اور سودی کاروبار وغیرہ۔

#### (6) معاشرتی آزادی کا حق:-

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کی ٹولٹی ٹوائن میں اپنے عقیدے کے مطابق عمل کریں گی۔

#### (7) عسکری خدمات سے اٹھنا کا حق:

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو جی خدمت سے مستثنیٰ ہیں۔ ملک کی حفاظت تنہا مسلمانوں کے فرائض میں



شامل ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی مرضی سے یہ خدمت  
سرا بنام دینا چاہیں تو یہ علیحدہ بات ہے۔

## (۸) اقلیتوں سے معاہدے کی پاس داری — اسلامی ریاست کا فرض:

اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ  
معاہدے کی پاس داری کرے گی۔ اس حوالے سے  
مشہور فقہیہ علامہ کا سانی رقم طراز ہیں:

” عقد ذمہ مسلمانوں کے لیے لازم ہے یعنی وہ اُس سے  
ٹوڑنے کا اختیار نہیں رکھتے جب کہ دوسری جانب  
ذمیوں کو اختیار ہے کہ جب تک چاہیں اُس پر قائم  
ریں اور جب چاہیں ٹوڑ دیں۔“

## (۹) غیر مسلموں کو حقوق عطا کرنے میں میثاق مدینہ کی اہمیت:

اسلام نے غیر مسلموں کو  
حقوق دئے ہیں۔ نیز اس سلسلے میں میثاق  
مدینہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے زندگی کے تحفظ  
کا حق دیا ہے۔ اور کوئی ایمان والا کسی ایمان  
والے کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کرے گا اور  
نہ کسی کافر کی کسی ایمان والے کے خلاف مدد  
کرے گا۔

## خلاصہ بحث :-

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے ان حقوق کا تعلق خواہیں سے ہو، بنیادی انسانی حقوق سے ہو، غیر مسلموں کے حقوق سے ہو یا عام افراد معاشرہ کے حقوق ہوں۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز 1215ء کے میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے ہوتا ہے۔ اور پھر خطبہ حجۃ الوداع میں آیت نے جس تفصیل کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے اُس کی مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔